برداشت کرنے کا وعدہ کیا۔ ۱۹۹۶ میں صدر کلنٹن نے اپنے دورۂ اسرائیل کے موقع پر پہلی قسط کے طور پر ۱۰۰ ملین ڈالر (تقریباً پانچ ارب روپے) پیش کیے اور باقی گاہے بگاہے دیے جا رہے ہیں۔ یہی نہیں امریکہ نے اس دیوار کی نگرانی، اس کے الیکٹرونک دروازوں کی دیکھ بھال، اسے پھلانگ کر عبور کرنے سے روکنے کے خصوصی الیکٹرونک نظام اور اس میں کسی بھی جگہ دھماکا خیز مواد کی فوری اطلاع ملنے کے نظام کی فراہمی کا وعدہ بھی کیا ہے۔ اس ضمن میں پائلٹ کے بغیر دن رات اڑنے والے طیارے، ۲۴۰ ہلکے ہیلی کاپٹر اور دیوار میں جگہ جگہ نصب کیے جانے والے کیمرے اسرائیل بھیجے جا رہے ہیں۔

اس صورت حال میں اب امت مسلمہ کے لیے کسی شک کی گنجائش نہیں کہ مسجد اقصیٰ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام معراج، ہمارا قبلہ اول اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے بعد سب سے مقدس مقام شہید کرنے کی تیاریاں عروج پر ہیں۔ اب مزید غفلت کا کوئی موقع نہیں ہے۔ یہودیوں کے ناپاک ہاتھ مسجد اقصیٰ پر قبضے کے بعد اب اسے منہدم کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اگر اب بھی سرزمین اقصیٰ کی صداؤں پہ لبیک نہ کہا گیا تو دربار الٰہی میں کوئی جواب ہو گا اور نہ دنیا میں امت کا مستقبل محفوظ ہو گا۔ اقصیٰ کی شہادت کے بعد اصل یہودی خواب کا راستہ ہموار ہو گا یعنی "عظیم اسرائیلی مملکت" کا قیام۔ یہودی پارلیمنٹ کی پیشانی اور ہر یہودی سکے کی پشت آج بھی تحریر ہے "اے اسرائیل تیری سرحدیں فرات سے نیل تک ہیں"۔ اس نقشے میں گنبد صخرہ ہی نہیں گنبد خضریٰ بھی شامل ہے۔ کیا مولائے کُل ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدوں سے منور مسجد اقصیٰ اور آپؐ کے مبارک وجود کی امین سرزمین یثرب مزید یہودی چیرہ دستیوں کا شکار ہونے دی جائے گی؟ ہم میں سے ہر شخص کا جواب یقیناً "نہیں" ہو گا، لیکن صرف "نہیں" کہہ دینے سے یہودیوں کے ناپاک ہاتھ نہیں روکے جا سکتے۔

ان کے قدم روکنے کے لیے سب سے پہلا کام ارض فلسطین میں برسرپیکار جہادی تنظیموں کی مدد اور پشتیبانی ہے۔ حماس وہاں پوری امت مسلمہ کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہی ہے۔ اس ضمن میں ہر ممکنہ طریقے سے اسرائیلی انتظامیہ، امریکی حکومت اور مسلم ممالک کے حکمرانوں کو خبردار کرنا ہو گا کہ اگر مسجد اقصیٰ شہید ہوئی تو لاکھوں جبینیں شہادت کے جھومر کو سجائیں گی لیکن اس جرم میں ملوث حکام اور عوام کے وجود سے اس زمین کو پاک کر کے دم لیں گی۔

مسجد اقصیٰ کی شہادت کے جانکاہ صدمے سے بچنے کے لیے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ مسلم ممالک میں وہ لوگ زمام کار سنبھالیں جو امریکہ یا مال و دولت کے غلام نہ ہوں، بلکہ پروردگار عالم اور رحمۃ للعالمینؐ کے غلام ہوں تاکہ ان تمام ممالک کے وسائل مسلمانوں کی عزت و سربلندی کے لیے وقف ہوں اور یہودیوں کو اپنے منصوبوں پر عمل کی جرات نہ ہو۔